①

Date:________ Day:________

نام :- شاہ زیب خان نیئر

BATCH :- 003

LMS ID :- 43600

مضمون :- اسلامیات

سوال نمبر :- 1

زکوۃ کے تصور اور اس کے مصارف پر روشنی ڈالیں۔ مزید یہ کہ بتائیے ... ؟

## تعارف :-

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں ایک رکن زکوۃ بھی ہے۔ زکوۃ کے معنی مال پاک کرنے کے ہیں اور یہ معاشرتی اور معاشی نظام کو رواں کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ مصارف زکوۃ میں غرباء، مساکین، عاملین، غارمین، فی سبیل اللہ، ابن سبیل، مولفۃ القلوب اور فی الرقاب بھی شامل ہے۔ زکوۃ کے نفاذ کے ذریعے غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن ایسے ہے کہ تمام مستحق لوگ جو اللہ نے طے کیے ہیں ان

Date: Day:

کو انتہائی ذمہ داری تک پہنچانا ہیں۔

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"
(القرآن)

## زکوٰۃ کے معنی اور تعریف :-

**لفظی معنی :-**

زکوٰۃ کے لفظی معنی
پاک کرنے کے ہیں۔

**اصطلاحی معنی :-**

زکوٰۃ کے اصطلاحی معنی
اپنے مال کو پاک کرنے میں ہیں۔

**تعریف :-**

زکوٰۃ کی تعریف یہ ہے کہ
اللہ کی رضا کے خاطر اپنے مال کو پاک
کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے
کو زکوٰۃ کہلاتے ہیں۔

Date:____ Day:____

# زکوٰۃ کے تصور :-

زکوٰۃ کا تصور

مندرجہ ذیل وجوہات کے بنا پر ہے :-

۱۔ دولت کی گردش کے لیے :-

زکوٰۃ دراصل
دولت کی گردش کے لیے عمل میں
لائی گئی تاکہ کسی ایک بندے کے
ہاتھ میں نہ رہے۔ خلیفہ ابوبکر صدیق رضہ
نے اپنے دورِ حکومت میں نافذ کی۔

۲۔ معاشی استحکام کے لیے :-

معاشی استحکام
کو قائم کرتے ہوئے تمام لوگوں تک دولت
پہنچانا ہو اس کے مستحق ہیں۔
جس کی وجہ سے معاشرے میں معاشی
استحکام قائم ہوگا۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے
بارے میں خلیفۂ وقت نے کہا کہ میں
ان کو نکال دوں اگر وہ زکوٰۃ ادا
نہ کریں۔

Date: Day:

# مصارفِ زکوۃ :-

زکوۃ کے کل 8 مصارف ہے جو کہ درج ذیل بیان کیے گئے ہیں۔

1۔ غربا :-

معاشرے کے غریب لوگوں کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

2۔ مساکین :-

مسکینوں کو زکوۃ دی جاسکتی ہے جو اپنا خرچا نہ چلاسکیں یا کسی بیماری کا علاج نہ کرسکیں۔

3۔ زکوۃ کے محکمے میں کام کرنیوالے :-

جو لوگ زکوۃ جمع کر رہے ہو وہ لے سکتے ہیں۔

4۔ جہاد کرنیوالے :-

جو لوگ اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہو ان کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

Date:________ Day:________

5۔ گردنے چھوڑوانے کے لیے:۔

غلام آزاد کرنے کے لیے

یا کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے زکوۃ دی جاسکتی ہے

6۔ دل کو جوڑنے والے۔

جو لوگ اللہ کے لیے دل

کو جوڑتے ہیں ان کو زکوۃ دی جاسکتی ہے

7۔ مسافر کو زکوۃ:۔

مسافر جو سفر میں ہو

اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

8۔ قرض اتارنے کے لیے:۔

کسی بندے کا قرض جو خود

اتارنے کی استطاعت رکھ سکتا ہو اس کو

زکوۃ ادا کی جاتی ہے۔

## زکوۃ کا نصاب:۔

7½ تولے سونا یا 52½ تولے

چاندی پر زکوۃ 2.5 ٪ کے لحاظ سے لگتی

ہے۔

Date: ________ Day: ________

# زکوٰۃ کا نظام نافذ کرنے کے بعد غربت کے خاتمے کے طریقہ کار یہ

ریاست کی جانب سے زکوٰۃ کا نظام نافذ کرنے کے بعد غربت کو مندرجہ ذیل طریقوں سے خاتمہ ختم کیا جا سکتا ہے

۱۔ مستحق لوگوں تک پہنچانا :-

اللہ نے جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز قرار دیا ہے اُن لوگوں تک زکوٰۃ پہنچائی جائے تو غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے جس کی بدولت لوگ اپنا نظامِ زندگی چلا سکتے ہیں۔

۲۔ غریب بچوں کو مفت تعلیم دینا :-

غربت کا تعلق تعلیم کے فقدان کی وجہ سے ہوتا ہے چنانچہ زکوٰۃ کے نظام کو اس طرح تشکیل دیا جائے کہ غریب کے بچوں کو

Date: Day:

مفت تعلیم دی جائے تاکہ وہ ملک میں مثبت کردار ادا کر سکے

3۔ ہر شہر میں لنگر خانہ قائم کرنا۔

ہر شہر میں لنگر خانہ قائم کرنا چاہیے جس کی وجہ سے غریب اور مسکین لوگ دو وقت کی روٹی کھا سکیں اور اپنے تمام تر مسائل حل کر سکیں۔

4۔ مسکین لوگوں کا اندراج کر کے راشن پہنچانا۔

مسکین لوگوں کو دیکھ کر اُن کا اندراج کرنا اور اُن کو ماہانہ راشن پہنچانا۔

5۔ مفت سفری سہولیات:۔

ہر شہر میں مفت سفری سہولیات دی جائے تاکہ مسافر کو سفر کرنے میں تنگی نہ ہو اور وہ با آسانی اپنی منزل تک پہنچ سکے

Date:________ Day:________

5- مسافر خانہ بنانا:-

ریاست کو مسافر خانہ بنانا چاہیے جہاں لوگ رہ سکیں اور کسی دشواری سے نہ گزریں۔

6- مستحق بچیوں کی شادی کروانا:-

جو سفید پوش لوگ اپنی بچیوں کی شادی نہیں کر سکتے ان کو پیسے فراہم کرنا تاکہ وہ اپنی بچی کی شادی مرضی کے تحت کر سکیں

حاصل کلام:-

اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ اللہ نے زکوٰۃ کو خرچ کرنے کے تمام تر طریقے بتا دیے ہیں جن میں مسکین، غریب، غلام چھڑوانے سب شامل ہیں۔ اگر زکوٰۃ کا نظام ریاست کی طرف سے نافذ ہو جائے تو غربت کے خاتمے کی خاطر ان کو مستحق لوگوں تک پیسے پہنچانا، مفت تعلیم فراہم کرنا اور مفت سفر کی سہولیات بھی فراہم کرنی چاہیئے۔ جس سے ریاست پھلتی پھولتی ہے

3

Date:______ Day:______

سوال نمبر:۔ 32

وضاحت کریں کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک نبی ہونے کے ساتھ ساتھ۔۔ ہے؟

## تعارف:۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ۱۰ ہجری کو اپنے پہلے اور آخری زندگی کے حج میں ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے انسانی حقوق بتائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں جان و مال کے تقدس، خواتین کے حقوق، شوہروں کے حقوق، سود کو حرام قرار دینا اور مساوات کا درس دیا ہے۔ حکمرانوں اور ماتحین کے حقوق کا بھی درس دیا ہے۔ یہ خطبہ نسل انسانی کے لیے خاص مقام رکھتا ہے۔

Date:

Day:

# حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آخری خطبہ انسانی حقوق کا جامعہ ضابطہ ہے :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں انسانی حقوق کا جامع ضابطہ مندرج ذیل بیان کیا ہے :-

## ۱۔ جان و مال کا تقدس :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرنے کا کہا ہے۔ قرآن پاک کی سورۃ النساء میں بھی ناجائز مال کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

"تمہارا خون، تمہارا مال اسی طرح حرمت والا ہے جیسا کہ یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر"

(خطبہ حجۃ الوداع)

Date: Day:

## 2۔ خواتین کے حقوق :۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں خواتین کے حقوق فراہم کرنے کی تلقین کی ہے کہ ان کو تمام تر بنیادی حقوق جس میں اچھا کھانا اور پہننا ہے کیونکہ وہ خاوند کی وفادار رہتی ہیں

"اے لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ بے شک تم نے انہیں اللہ کی امان میں لیا ہے اور اللہ کے کہنے سے ان کی جانیں تمہارے لیے حلال کر دی ہے۔

(خطبہ حجۃ الوداع)

## 3۔ شوہروں کے حقوق :۔

شوہروں کے حقوق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیان کیا تھا کہ عورتوں پر اس چیز

Date:______ Day:______

میں سختی ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے ازدواجی حقوق فراہم کریں اور ان کی فرمانبردار بن کر رہیں۔

"ان (بیویوں) پر واجب ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے ازدواجی حقوق ادا کریں۔"
(خطبہ حجۃ الوداع)

## 4۔ سود کو حرام قرار دینا :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر سود کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ نے اس کی سخت وعید سنائی ہے ~~سے~~ سود کو کھانے کے 70 گناہوں کے برابر ہے اور اُس میں سب سے چھوٹا گناہ اِس کے برابر ہے کہ جیسے کوئی بندہ اپنی ماں سے زنا کرے۔ اِس قسم کی شدید وعید آئی ہے

Date:________ Day:________

"اللہ نے تم پر
سود لینا حرام
کیا ہے۔"

(خطبہ حجۃ الوداع)

## 5۔ مساوات کا درس:

~~خطبہ حجۃ الوداع
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساوات
کا درس دیا ہے کہ تمام نسل انسانی
اللہ کے سامنے برابر ہے سوائے تقویٰ کے
اللہ کو کسی چیز سے فرق نہیں کہ کوئی
عربی ہے یا عجمی، کوئی گورا ہے یا کالا
کسی شخص کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں~~

"کسی عربی کو عجمی پر کسی
عجمی کو عربی پر، کسی گورے
کو کالے پر کسی کالے کو گورے
پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے
تقویٰ کے۔"

(خطبہ حجۃ الوداع)

Date:______ Day:______

6. حکمرانوں کے حقوق :-

آخری خطبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمرانوں کے حقوق پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ جو لوگ عوام پر حکومت کرتے ہیں ان کو رعایا کا کام ہے کہ اپنے حکمران کی اطاعت کرے اور ہر حکم کے طالع رہے جو قرآن و سنت سے ہٹ کر نہ ہو۔

"ان کی اطاعت کرو جو تم پر اختیار رکھتے ہیں۔"

(خطبہ حجۃ الوداع)

7. غائبین کے حقوق :-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اس بات کی تلقین کی ہے کہ جو حدیث میری سنو تو اس کی تبلیغ کرو اور

جس اگلے بندے کو بتاؤ تو اُس کو کہو کہ وہ بھی آگے اِس حدیث کی تبلیغ کرے تاکہ تمام تر لوگوں تک اللہ اور اُسکے رسول کا دین پہنچ جائے

"جو لوگ میری بات سن رہے ہیں وہ میری باتیں دوسروں تک پہنچائے اور وہ دوبارہ دوسروں تک پہنچائیں گے"

(خطبہ حجۃ الوداع)

## حاصلِ کلام:-

اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے جانے سے پہلے تمام تر لوگوں کے حقوق و فرائض بیان کر دیے ہیں جیسے میں میاں و بیوی، دولت سے متعلق، حکمرانوں کی اطاعت کرنے اور اپنے پیغام کی تبلیغ کرنے کا حکم صادر کیا ہے جس کی وجہ سے تمام لوگوں تک دین مکمل طریقے سے اللہ کا لوگوں تک پہنچ جائے

Date:________ Day:________

# سوال نمبر :- 4

اسلام اور پیغمبر اسلام کی پر امن فطرت کے باوجود ہم مسلم معاشروں میں انتہا پسندی دیکھتے ہیں ...؟

## تعارف :-

اسلام اور پیغمبر اسلام نے ہمیشہ لوگوں کو پرامن رہنے کا کہا ہے۔ مسلم معاشروں میں بڑھتی انتہا پسندی کی وجہ لوگوں میں عدم برداشت ہونا، اسلامی تعلیم کا تدارک نہ ہونا، معاشرتی بدامنی، غربت کا ہونا اور گھریلو جھگڑوں کے باعث انتہا پسندی کو فروغ ملتا ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لیے لوگوں کو اسلامی تعلیم کا فہم ہونا، غربت کا خاتمہ اور لوگوں کا مضبوط کردار اور اللہ پر توکل ہونا لازمی ہے۔

"ایک انسان کا قتل، پوری انسانیت کا قتل ہے۔"
(الحدیث)

Date:______ Day:______

# انتہا پسندی کی وجوہات:

معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کی وجوہات درج ذیل ہیں:

## 1۔ عدم برداشت ہونا:

مختلف معاشرتی مسائل کے پیشِ نظر لوگوں میں برداشت کی کمی ہوتی جا رہی ہے جس کی بدولت لوگوں میں انتہا پسندی بڑھتی جا رہی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو مارنے کے درپے ہو گئے ہیں۔

"پاکستان کے شہر لاہور میں چند پیسوں کے جھگڑے پر ستمبر 2025 میں پھل فروش نے دو بھائیوں کو قتل کر دیا۔"

## 2۔ اسلامی تعلیمات کا فہم نہ ہونا:

اسلامی تعلیمات کا فہم نہ ہونے کی وجہ سے لوگ قتل کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صرف الزام لگنے کی بنیاد پر لوگوں کا

Date: Day:

گروہ کا قتل کر دیتا ہے

"سیالکوٹ میں سری لنکا کے شہری
کو گستاخ رسولؐ کے الزام پر
زندہ جلا دیا گیا لوگوں کی
بڑی تعداد نے"

3۔ معاشرے میں فسادی لوگوں کا ہونا۔

معاشرے میں فسادی
لوگ ہونے کے سبب لوگ انتہا پسند بن
جاتے ہے جو لوگوں کو بھی مشکلات کا
شکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایران میں حالیہ
صورتحال میں احتجاج کرنیوالوں نے ریاست
کا نظام درہم برہم کر دیا ہے

4۔ گھریلو جھگڑے۔

انسان کے انتہا پسند
ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ گھر سے
بے سکونی کا شکار ہوتا ہے جس کی بدولت
وہ اپنا غصہ دوسرے لوگوں یا ریاست پر

Date: Day:

نکالتا ہے اور اس سے وہ انتہا پسند بھی بن جاتا ہے

5۔ معاشرے میں غربت ہونا۔

معاشی حالات کی بدولت بھی لوگ انتہا پسند بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے معاشی حالات بہتر کرنے کی بجائے برائیوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں

"مفلسی انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے"۔
(الحدیث)

6۔ سوشل میڈیا کا استعمال۔

سوشل میڈیا استعمال کرنے کی وجہ سے انسان انتہا پسندی کا شکار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان غلط اور بے بنیاد خبروں پر یقین کر کے انتہا پسند ہونے کا شکار ہو جاتا ہے

Date:____________ Day:____________

# انتہا پسندی ختم کرنے کے طریقہ کار:۔

انتہا پسندی کو ختم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار ہے:۔

## ۱۔ صبر کرنے کی تلقین:۔

انسان کو صبر کرنے اور اللہ پر توکل کرنے کی تلقین کرنی چاہیے جس کی وجہ سے وہ اپنے غصہ پر قابو پا سکے۔ قرآن پاک میں فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

## 2۔ اسلامی تعلیمات کو فروغ:۔

اسلامی تعلیمات کو فروغ دینا چاہیے جس کی بدولت لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر قتل نہیں کرنا چاہیے جس کی وجہ سے لوگوں میں انتہا پسندی ختم ہوگی

Date: Day:

## 3. مشکل حالات میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ۔

جب کوئی بندہ کسی
گھریلو یا معاشرے مسئلے میں جھگڑا ہوا
ہوتا ہے تو وہ انتہا پسندی کی طرف راغب
ہوسکتا ہے اس لیے انسان کو چاہیئے کہ
مشکل وقت میں دوسرے کی مدد کرے اور
اُسکو اکیلا نہ ہونے دے ۔

"تم اس قابل ہوکہ دوسرے کی
مدد کرو اور نہ کرو ، پھر تم مفسر
ہوسکتے ہو محدث ہوسکتے ہو
مگر نیک نہیں ہوسکتے"
(ڈاکٹر اسرار حان)

## 4 معاشی استحکام کو فروغ ۔

معاشی عدم استحکام
کی وجہ سے لوگ انتہا پسندی کا شکار
ہوجاتے ہے جس کی وجہ سے انسان
مختلف معاشی مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ اس
لیے ملک میں معاشی استحکام ہونے کی
بدولت انتہا پسندی میں کمی ہوسکتی ہے۔

Date: Day:

## 5۔ قانون کی حکمرانی :-

قانون کی حکمرانی کو فروغ حاصل ہونا چاہئے جس کی بدولت انسان کو اس چیز کا ڈر ہوگا کہ کوئی مسئلہ ہوا تو میری پکڑ ہو جائے گی

"دبئی میں قانون کی حکمرانی ہے اور ادھر انتہا پسندی کے واقعات نہیں ہوتے ہیں۔"

### حاصل کلام :-

اس لیے انتہا پسندی دور حاضر کا اصل مسئلہ ہے جس کا ادراک ہونا چاہیے۔ انتہا پسندی کی وجوہات میں عدم برداشت، اسلامی تعلیم میں کمی ہونا اور فسادی لوگوں کا ہونا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو صبر کی تلقین کرنی چاہئے اور اسلامی تعلیمات کو فروغ ملنا چاہئے۔ معاشی عدم استحکام کے فروغ کی وجہ سے اور قانون کی حکمرانی کی بدولت انتہا پسندی ختم ہو جائے گی۔

Date: Day:

## سوال نمبر ۵ کی

پاکستانی عدالتی نظام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیسے درست سمجھا جا سکتا ہے۔

## تعارف :-

پاکستان کا عدالتی نظام میں بدعنوانی اور قانون کی حکمرانی نہ ہونے کی وجہ سے مشکل حالات سے گزر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے عدالتی نظام صرف اسی صورت میں بہتر ہو سکتی ہے کہ یہ عدالتی اور اسلامی تعلیمات کے مطابق فروغ پائے جس میں لوگوں کو بروقت انصاف فراہم کرنا، چھوٹے بڑے میں فرق نہ کرنا اور قانون کی حکمرانی کو فروغ دینا ہے اور بدعنوانی کا خاتمہ کرنا اور توحید پر توکل ہونا۔

Date:________ Day:________

# پاکستانی عدالتی نظام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طریقہ کار:-

پاکستانی عدالتی نظام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مندرجہ ذیل طریقے سے بہتر بنایا جاسکتا ہے:-

## ۱۔ مساوی سلوک کرنا:-

پاکستانی عدالتی نظام کو لوگوں کے درمیان مساوی سلوک کرنا چاہیے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ بڑے لوگوں کے عدالت رات کے ۱۲ میں بھی کھل جاتی ہے مگر غریب کے لیے کچھ نہیں کر سکتی

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں ہاتھ کاٹ دوں۔

(الحدیث)

Date:________ Day:________

## 2۔ بروقت انصاف فراہم کرنا ہے

پاکستانی عدالتی نظام
کو چاہیئے کہ بروقت انصاف فراہم کرے
جس کی بدولت لوگوں کو تاخیر کا سامنا
کیے بغیر انصاف فراہم کیا جائے۔

"عدل کرو یہ تقویٰ
کے زیادہ قریب ہے"۔

(القران)

## 3۔ قانون کی حکمرانی کو فروغ دینا ہے

قانون کی حکمرانی
کو فروغ ملنا چاہیئے جس کی بدولت لوگوں
کو انصاف فراہم ہو سکتا ہے۔ اسلامی قوانین
کو فروغ ملنا چاہیئے اور ان کو
لاگو بھی کرنا چاہیئے جس سے معاشرہ
پھلتا پھولتا ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن
ہوتا ہے

Date:

Day:

"معاشرہ ظلم سے چل سکتا ہے مگر ناانصافی سے نہیں چل سکتا۔"

(حضرت علیؓ کا قول)

## 4۔ بدعنوانی کا خاتمہ :-

پاکستان کے عدالتی نظام میں بدعنوانی کا بازار گرم ہوتا ہے جس کی لاٹھی اُس کی بھینس والا حساب ہے جس کی بدولت لوگ انصاف سے محروم رہتے ہیں۔ اس لیے بدعنوانی کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ جس سے عدالتی نظام کو فروغ مل سکتا ہے۔

## 5۔ عدالتی نظام اور پولیس کے نظام میں روابط قائم کرنا :-

عدالتی نظام اور پولیس کے نظام میں رابطے کی کمی کی وجہ سے لوگوں کو انصاف نہیں ملتا جس کی وجہ سے لوگ انصاف سے محروم

رہتے ہیں۔ اس لیے عدالتی نظام اور پولیس کے نظام کا آپس میں ربط بہتر بنایا جائے۔

## حاصل کلام:-

پاکستان کا عدالتی نظام دشوار حالات سے گزر رہا ہے اور جس میں اصلاحات آج کے دور کی اشد ضرورت ہے۔ پاکستان کا عدالتی نظام اسلامی تعلیمات کے ذریعے بہتر بنایا جا سکتا ہے جس میں لوگوں کو بروقت انصاف فراہم کرنا، بدعنوانی کا خاتمہ کرنا، قانون کی حکمرانی کو فروغ دینا اور عدالتی اور پولیس کے نظام میں روابط قائم کرنا ہے۔